

34551- ایک شخص فوت ہوا اور ترکہ میں ایسا مال چھوڑا جس کی زکاة بھی ادا نہیں کی اور سودی نفع بھی ترکہ میں چھوڑا

سوال

ایک بیس برس سے کم عمر کے نوجوان کی دو بڑی بہنیں ہیں اور ان کا والد فوت ہو چکا ہے اس نے ترکہ میں وراثت بھی چھوڑی ہے، ان کا والد کبھی بھار نماز ادا کرتا تھا اور اپنے مال کی سالانہ (مجموعی مال کی 5.2٪ فیصد) زکاة بھی ادا نہیں کرتا تھا، اور اپنے اہل و عیال پر بنک کے سود سے خرچ کرتا رہا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ:

1- جس مال کی کئی برس تک زکاة ادا نہ کی جائے اس کا حکم کیا ہے؟

2- کئی برس تک حرام کردہ سودی نفع سے اہل و عیال پر خرچ کرنے کا کفارہ کیسے ممکن ہے؟

3- مرنے والے شخص نے اپنے ترکہ میں بہت سا مال کاغذوں پر معاہدوں کی صورت میں چھوڑا ہے جس پر سود مل رہا ہے اس سے چھٹکارا اور خلاصی کس طرح ممکن ہے؟

یہ معاہدے حرام ہیں، بلکہ علم میں ہونا چاہیے کہ اس نوجوان کو تجارتی کاموں اور پیسہ آف کا مرس میں کوئی تجربہ نہیں حتیٰ کہ پڑھائی کے سبب اس کے پاس تو اس پر غور و فکر کے لیے وقت بھی نہیں ہے؟ (تو کیا مثلاً اسے کسی اسلامی بنک میں رکھا جاسکتا ہے؟)

4- دور حاضر میں مقبول صدقہ جاریہ کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

5- والد جگر کے سرطان کی وجہ سے فوت ہوا اور اس پر موت سے قبل مرنے کی کوئی علامت وغیرہ ظاہر نہیں ہوئی وہ مرنے سے قبل الحمد للہ کثرت سے کتنا جا رہا تھا، تو کیا وہ شہید ہے کیونکہ وہ پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا ہے؟

پسندیدہ جواب

اگر تو متوفی شخص نے فوت ہونے سے قبل ترک نماز سے توبہ کر لی تھی اور اسے ادا کرنے پر حریص تھا تو پھر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ شہید ہو کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(پانچ شخص شہید ہیں: طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا، غرق ہونے والا، کسی کے نیچے دب کر مرنے والا، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہونے والا) صحیح بخاری حدیث نمبر (2829) صحیح مسلم حدیث نمبر (1914)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اور المبطون : یعنی پیٹ کی وجہ سے مرنے والے سے مراد پیٹ کی بیماری سے مرنے والا ہے ، یعنی اسہال وغیرہ سے ، قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : ایک قول یہ ہے کہ : جسے قی کی بیماری ہو اور پیٹ پھول جائے ۔

اور ایک قول یہ بھی ہے : جسے پیٹ کی بیماری کی شکایت ہو ، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ : وہ شخص جو مطلقاً پیٹ کی کسی بھی بیماری سے فوت ہو جائے وہ شہید ہے ۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۔

1- گزشتہ برسوں کی جتنی بھی اس پر زکاۃ بنتی ہو اس کی ادائیگی واجب ہے ، اس میں گزشتہ برسوں میں ہر سال جتنا بھی مال اس کے پاس تھا اس میں سے مباح اور جس پر زکاۃ ہو اور نصاب کو بھی پہنچنے والا ہو اس کا اندازہ لگا کر گزشتہ برسوں کی زکاۃ ادا کی جائے گی مثلاً نقدی مال اور اسی طرح سونا وغیرہ ۔

لیکن یہاں ایک بات یاد رہے کہ اس مال میں حرام کردہ سودی فائدہ وغیرہ شامل نہیں کیا جائے گا اس سارے مال میں اڑھائی 2.5٪ فیصد زکاۃ نکالی جائے گی اور اس کے بعد جو بچے اسے دوسرے برس میں شامل کیا جائے اور اسی طرح اس میں سے بچنے والے کو اس کے بعد والے برس میں شامل کر کے زکاۃ ادا کی جائے ، اور باقی سالوں میں بھی اسی طرح اندازہ لگائیں ۔

2- وارثوں نے جو بھی سودی مال کھایا ہے اور انہیں اس کا علم ہے تو انہیں اس سے توبہ کرنی چاہیے ، اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنے والد کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں اور غلطیوں سے درگزر فرمائے ، اس لیے کہ سود خور کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے ، اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس سے بچا کر رکھے ۔

3- ورثاء کے لیے ان معاہدوں اور وغیرہ میں سے صرف اور صرف راس المال یعنی اصل مال ہی حلال ہے ، اور جو کچھ اس پر سود کی شکل میں فائدہ کے نام سے دیا جا رہا ہے وہ لینا جائز نہیں ، اور اگر بنک اصرار کرے کہ ورثاء کو یہ بھی حاصل کرنا ہوگا تو اس صورت میں بنک سے حاصل کر کے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا جائے ، یا پھر اس سے بچنے کے لیے مسلمانوں کی مصالح میں صرف کر دیا جائے ۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر)

(20695) کے جواب کا

مطالعہ ضرور کریں ۔

اور اگر کوئی اسلامی بنک پایا جائے جو شرعی طریقے سے کاروبار کرتا ہو تو اس کے ذریعہ سے کاروبار کرنا جائز ہے۔

رہا مسئلہ صدقہ جاریہ کا تو ہم اس کے بارہ میں گزارش کریں گے کہ اس میں بہت ساری صورتیں ہیں، جن میں مسجد کی تعمیر کرنا یا پھر اس کی تعمیر میں معاونت و مدد کرنا بھی شامل ہے، اور اسی طرح شرعی طالب علموں کے لیے شرعی کتب خریدنا یا پھر قرآن مجید خرید کر مساجد میں رکھنا بھی صدقہ جاریہ ہی ہے۔

اور یہ بھی صدقہ جاریہ ہی ہے کہ کوئی گھریا دوکان وقف کر کے اس کی آمدن فقراء اور مساکین یا یتیموں اور رشتہ داروں اور طالب علموں وغیرہ پر خرچ کی جائے یہ وقت کرنے والے پر ہے کہ وہ جس کے لیے چاہے وقف کر سکتا ہے اس میں اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ کسی ایک کے لیے ہی وقف کرے۔

یہ بھی صدقہ جاریہ ہے کہ کوئی خیراتی ہسپتال بنا دیا جائے جہاں لوگوں کا مفت علاج کیا جائے، کچھ ممالک میں بعض ایسی تنظیمیں اور کمیٹیاں موجود ہیں جو وقف کی مسولیت اختیار کرنے کی ذمہ داری لیتی ہیں لہذا کوئی وقف یا کسی وقف میں تعاون کرنے کے سلسلے میں ان سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اپنے باپ کی موت کے بعد اس کے لیے سب سے بہتر کام یہی ہے کہ اس کے لیے دعا کرو جس کا اسے فائدہ بھی ہو گا لہذا زیادہ زیادہ یہ دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی وسیع رحمت میں ڈھانپ کر رکھے اور اس کی غلطیوں کو مٹا ہیوں سے درگزر فرمائے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے اعمال کو شرف قبولیت بخشے اور اپنے والدین سے حسن سلوک کرنے میں مدد فرمائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔